

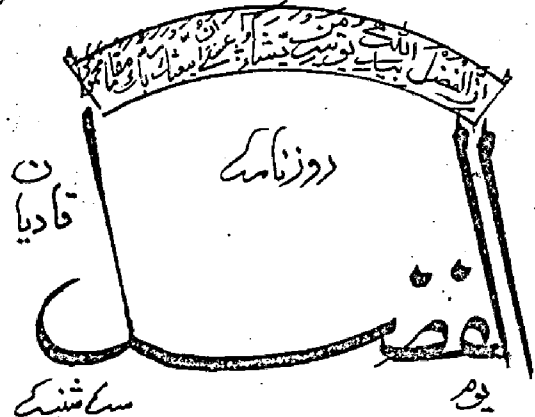
مدینۃ المسیم

قادیان ۱۳ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدائے تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج بدھ نماز مغرب کا مشاعرہ حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر عقائد و معارف بیان فرماتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کوکل رات سے بارہویں تقریر کا بشدید درد شرع ہو گیا ہے۔ احبابِ محبت کا ملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
حضرت مولوی شہیر علی صاحب کوکبشاں انا قہ ہے۔ احبابِ محبت کا ملہ کے لئے دعا فرمائیں و

رجسٹرڈ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم



سہ ماہیہ

یوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۱۲ مارچ ۱۹۲۶ء | ۲۰ صفر ۱۳۴۶ھ | ۱۲ جنوری ۱۹۲۶ء | نمبر ۱۱

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مجلس علم و عرفان

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ ارشادات اس وقت کے ہیں۔ جب حضور مہر سیدہ ام لہبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاج کے سلسلہ میں لاہور تشریف فرما تھے۔ چونکہ یہ نہایت ضروری سوالات کے جوابات پر مشتمل ہیں۔ اس لئے دوستوں کے افادہ کے لئے انہیں باقسطاً شائع کیا جا رہا ہے (مدارہ) (لاہور ۵ فروری ۱۹۲۶ء)

طاقت نہ ہوتی۔ بلکہ خدا تعالیٰ اس سے جبری طور پر کام کرنا۔ تو پھر انسان سے وہ خوبیاں ظاہر نہ ہوتیں۔ اور انسانی زندگی کا مقصد فی الواقعہ ہوتا۔ مشق دریا چل رہا ہے وہ اپنی مرضی سے نہیں ہوتا۔ بلکہ قانونِ قدرت جبری طور پر اسے چلاتا ہے۔ آگ جلائی ہے۔ اب آگ اپنی مرضی سے ایسا نہیں کر رہی۔ بلکہ قانونِ قدرت کی وجہ سے ایسا کر رہی ہے۔ مگر انسان تمام باتیں اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ پانی اپنی مادی خواہشیں پورا کر رہا ہے۔ انسان اس طرح نہیں کر رہا انسان خواہ مومن ہو یا کافر۔ یہی اس بات کے قائل ہیں۔ کہ انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اشرف بنایا ہے۔ اور وہ طاقتور ہے۔ غیر مذہبی اور مذہبی سب کے سب اس کے اشرف الخلق ہونے کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کی نصیب

سوال۔ اللہ تعالیٰ رحمن اور رحیم ہے مگر اتنی بڑی جنگیں ہوتی ہیں وہ ان کو بند کیوں نہیں کر دیتا؟
جواب۔ اس کی رحمانیت اور رحمت چاہتی ہے۔ کہ ایسی جنگیں ہوں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ ایسی خوفی جنگوں کے بغیر انسان کی رحمانیت اور رحمت ظاہر نہیں ہو سکتی۔ دھوکا یہ ہے۔ کہ یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہر معاملہ کو ہمارے خیال کے مطابق کیوں نہیں کر دیتا۔ اگر اللہ تعالیٰ آپ طرح کرتا تو اس سے انسانی سوسائٹی کا کوئی مقصد ثابت نہیں ہو سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے قدرت کے لئے کہنا آ رہا ہے۔ لوگ خدا کا لفظ بولتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔ قرآن کریم میں اس کے لئے لفظِ قدرت آیا ہے۔ اور اس کے معنی میں غیر یا شرک طاقت۔ اگر انسان میں یہ

ہے۔ کہ اس کو غیر و شرک طاقت دی گئی ہے۔ چاہے وہ نیکی کرے یا بدی۔ شرک فرضِ منصبی کے ادا کرنے کے لحاظ سے آگ اپنے فرض کو زیادہ اچھی طرح ادا کر رہی ہے۔ پانی اپنے فرض کو زیادہ اچھی طرح ادا کر رہا ہے۔ لیکن وہ مجبور ہیں۔ اور ہم ان کو انسان سے ادا نہ کئے گئے ہیں۔ مگر انسان ان کے کام کو ان کے دماغ سے دیکھ کر کہتا ہے۔ تو وہ اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ وہ ایسے کام کرنے پر مجبور نہیں ہے لیکن آگ پانی اور ہوا کو اپنا کام مجبوراً کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ہم انہیں انسان سے ادا نہ کئے گئے ہیں۔ مگر انسان کو یہ قدرت حاصل ہے۔ کہ وہ نیکی بھی کر سکتا ہے۔ اور بدی بھی۔ اگر وہ بدی کو اختیار کرتا ہے۔ تو وہ بدی کرنے لگ جاتا ہے۔ اور اگر وہ نیکی اختیار کرتا ہے۔ تو وہ اعلیٰ درجہ کا نیک بھی بن جاتا ہے۔ اور یہ فسادات اس قدرت کا نتیجہ ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے صاحب اختیار بنایا ہے۔ اس لئے وہ بھی اختیار کرتے ہیں۔ اور خیر بھی۔ اب اگر اسکو بدی کرنے سے روک دیا جائے۔ تو یہ بھی باقی چیزوں کی طرح بیسے پانی ہوا ہوا وغیرہ بن جائے گا۔ اور اپنے اختیار سے کوئی راستہ اختیار نہیں کر سکے گا۔ اور پھر انسان نہیں رہے گا بلکہ پتھر بن جائے گا۔ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص یہ پسند کرے گا۔ کہ اس کے اختیار

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنسپل مدرسہ ترمذیہ الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان پرنسپل

ایڈیٹر۔ روشن دین سنو پریس

جبر پو تو پیران ان بے جان ہو جائیگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا تصرف دلوں پر ہوتا ہے۔

سوال: کیا اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کوہک نہیں کرتا۔ اور دل کو دلیے ہی رکھے؟

جواب: وہ کر سکتا ہے۔ مگر اس کا اثر بھی قلب پر ہی پڑے گا۔ خلاصہ یہ کہ قتل کرنے کے لئے جائز ہے۔ اور یہ اس کا ساتھ پکڑ لیتا ہے۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ زید نے میرے ساتھ کو پکڑا تھا۔ مگر جب کوئی چور چوری کرنے کے لئے جاسے۔ تو یک دم اس کے قدم جم جائیں۔ اور قاتل جب قتل کرنے لگے تو اس کا ساتھ پکڑا جائے۔ تو فوراً قاتل یا چور کو احساس ہو جائیگا۔ کہ کوئی خدا ہے۔ جو اس کو ان باتوں سے روک رہا ہے۔ تو اس سے اس کے قلب پر اثر پڑیگا۔ اور جب خدا تعالیٰ اسے نظر آ جائیگا۔ تو پھر توبہ کا فائدہ نہیں ہوگا۔

سوال: کیا دخل ہو جانے سے کوئی نقص ہوتا ہے؟

جواب: بڑا نقص ہوتا ہے۔ اس سے ترقی کی امید اور انگ پیدا نہیں ہوتی۔ جب ہم لوگوں کو بتاتے ہیں۔ کہ سورج ریشمی دیتا ہے۔ تو ہمیں اس انگشت پر کوئی انعام نہیں دیتا۔ اس کے برعکس اگر ہم سوال نکالتے ہیں۔ تو ہمیں انعام ملتا ہے۔ اس طرح دہلی پرسنے سے ترقی کا رستہ بڑھ جاتا ہے۔

سوال: خدا یہ نہیں کر سکتا۔ کہ جگہیں بھی بند کر دے اور لوگوں کے لئے ترقی کا رستہ بھی کھول دے؟

جواب: جب انگشت تاحہ ہو جائے۔ تو پھر جبر شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے سوا دوسرا رستہ رہتا ہی نہیں۔

سوال: جب ہم کسی کو بدی سے روکتے ہیں۔ تو کیا اس کا اثر اس کے قلب پر نہیں پڑتا؟

جواب: جب ہم کسی پر جبر کرتے ہیں۔ تو اس سے اس کے قلب پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ سننے والے مادی سامان کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ مگر جب خدا جبر کرے۔ تو اسے لائق ہو جائیگا۔ کہ وہ مجبور رہے۔ اور وہ مجبوراً نیکی کرے گا۔ اور اپنے ارادہ سے نہیں کرے گا۔

سوال: اگر اسے ایک بات سے روکا جائے۔ تو کیا وہ مجبوراً ہر بات کو ترک کر دے گا؟

جواب: جب اسے ایک بات سے روکا جائیگا۔ تو پھر باقی باتیں بھی نہیں کرے گا۔ دوسری باتیں

وہ کیں کرنے لگا۔ مثلاً اگر کوئی شخص کوئی بدی کرنے لگے۔ اور یکدم اس کے کپڑوں میں آگ لگ جائے۔ یا اگر وہ چوری کرنے کے لئے جائے۔ تو اس کے قدم جم جائیں۔ تو اس سے وہ بچھکے گا۔ کہ کوئی زبردست طاقت ہے۔ جو مجھے بدی کا ٹھٹھا جانے نہیں دیتی۔ وہ نہ صرف بدی کرنے سے رک جائیگا۔ بلکہ وہ تو پاگل ہو جائیگا۔

سوال: کیا اگر خدا اسے بدی کرنے سے روک دے۔ تو وہ کسی اور بات میں ترقی نہیں کر سکتا؟

جواب: یہ نہیں ہے۔ کہ وہ ترقی نہیں کر سکتا۔ وہ بدی کی طرف نہیں جاسکتا۔ یہ تو ایک امتحان اور آزمائش ہوتی ہے۔ کہ آیا ان کی بدیال کرتا ہے۔ یا نیکیاں۔ باقی ترقی کے متعلق خدا خود فرماتا ہے۔ کہ ان میں سے کون بدی ترقی کرتا چلا جائیگا۔

سوال: لیکن امتحان اور آزمائش کی کوئی حد ہونی چاہیے۔ دنیا میں اندھے۔ لوے۔ لنگڑے ہوتے ہیں۔ ان کو اندھا۔ لولا۔ یا لنگڑا بنانے میں کیا حکمت ہے؟

جواب: آپ نے اندھے۔ لوے۔ لنگڑے کی مثالیں پیش کی ہیں۔ اور آپ ان کی ترجیح کر رہے ہیں۔ مگر کیا آپ نے کبھی ان سے یہ پوچھا ہے۔ کہ آیا وہ بھی اس دنیا کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔ یا آپ کو یہی اپنی طرف سے انکی ترجیح کر رہے ہیں۔ میرے پاس کشمیری ایک ام۔ اے پاس شخص آیا۔ اور اس نے بھی اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ کو اس دنیا میں رہنا برا لگتا ہے۔ اور آپ اس دنیا سے اتنے بیزار ہیں۔ تو اس سے رہائی حاصل کرنا کیوں مشکل بات نہیں ہے۔ آپ اس مصیبت کی دنیا میں کیوں رہیں۔ اس نے کہا کہ آپ کوئی رہائی کی صورت نکال سکتے ہیں۔ میں نے کہا یہ تو بڑا آسان ہے۔ آپ بازار سے دو پیسے کا سٹکھا لے لیجئے۔ اور کھائیجئے۔ یا اگر آپ کے پاس دو پیسے نہیں ہیں۔ تو سامنے چار کا درخت کھڑا ہے۔ اس کے ساتھ ٹک کر مر جائیے۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ آپ تو گالیاں دے رہے ہیں۔ تو ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ باوجودیکہ لوگ دنیا سے بیزار ہیں۔ پھر بھی وہ اس میں زندہ رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم تو اندھے۔ لوے اور لنگڑوں کو دیکھتے ہیں۔ کہ وہ بھی کوشش کرتے ہیں۔ کہ اسی مصیبت کی دنیا میں رہیں۔ اور زندہ رہیں۔

سوال: کیا خودکشی کو کسے مہربان جاتے ہیں۔

جواب: ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خودکشی کرنے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ ہم اکثریت کو دیکھتے ہیں۔ تو انہوں میں سے خودکشی کرنے والا صرف ایک ہی ملتا ہے۔ اور اس کے متعلق بھی یہی رائے ہوتی ہے۔ کہ اس نے خودکشی اس لئے کی تھی۔ کیونکہ اس کا دماغ غراب تھا۔ اگر اسے صحیح عقل ہی مان لو۔ تو وہی نشانہ کسا فیصلہ ہمارے حق میں ہوتا ہے۔ اور آپ سمجھ رہے ہیں کہ وہ مصیبت میں ہیں۔

سوال: دنیا میں یہ جو مصائب ہیں۔ ان سے ہم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ خدا نہیں ہے۔ اگر خدا ہو۔ تو وہ مصیبت منور و دور کر دے۔ مگر چونکہ مصیبت دور نہیں ہوتی۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ خدا نہیں ہے۔

جواب: میں نے اللہ کے مثل دی تھی۔ کہ اندھا بھی اپنے اندر جذبات رکھتا ہے۔ اور اس میں فیصلہ کرنے کی طاقت ہے۔ وہ خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ آیا اسے اسی مصیبت کی دنیا میں رہنا چاہیے یا نہیں۔ ہر شخص اپنے نفس کے متعلق فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ وہ دکھ میں ہے یا سکھ میں۔

یہ فیصلہ ان ان خود کر سکتا ہے۔ کہ آیا وہ دنیا میں رہنا چاہتا ہے یا نہیں۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ اکثریت جو فیصلہ کرے۔ وہی واجب ہوتا ہے۔ کیا میں نہیں جانتا۔ کہ احمدی تھوڑے ہیں۔ لیکن میں نے کہا تھا۔ ہر نفس اپنے متعلق فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ وہ زندہ رہنا چاہتا ہے یا نہیں۔ ہر شخص ایسی باتوں کو خود اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ بہت تھوڑے لوگ ہیں۔ جو اس مصیبت کی دنیا سے مفلس حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

سوال: عقلمندوں کی تعداد بھی بہت کم ہے؟

جواب: میں نے کہا ہے کہ ہر شخص اپنے نفس کے متعلق فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ آیا وہ خوش ہے یا ناخوش۔ دنیا میں اکثریت ایسی ہے۔ جو اس دنیا میں رہنا چاہتی ہے۔ لیکن فلسفی لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں کہ دنیا ناخوش ہے۔ اور وہ خوشی سمجھتے ہیں نہیں۔ یہ ایسی بات ہے جسے میں تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ سوال کسی کے دل کے متعلق ہو اور اس کے اپنے عمل کے خلاف فلسفی فیصلہ کرے۔

اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے تبلیغی سلسلہ میں وعدوں کی آخری تاریخ

احمدیہ جماعت کا ہر وہ شخص جس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور اسلام کی خدمت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ تحریک جدید کے ماتحت اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کا تبلیغی سلسلہ جاری ہے۔ جس کی تشکیل کا ایک خاکہ جلد سالانہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے احباب سن چکے ہیں۔ وہ اگرچہ طوبی اپنی مرضی اور خوشی کا ہے۔ مگر طوبی کہنا تو لگ رہا۔ اگر لوگ اس کے راستے میں روک بن کر ہی کھڑے ہو جائیں۔ تب بھی وہ راستہ نکال کر ضرور اس میں حصہ لے گا۔ کیونکہ اس کے دل میں جو محبت خدا تعالیٰ کی پائی جاتی ہوگی۔ اس محبت کی وجہ سے کوئی چیز اس کو خدمت اسلام سے روک نہ سکے گی۔

تحریک جدید میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے والوں کو موم ہونا چاہیے۔ کہ تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ ۱۶ فروری ہے۔ پس ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کے جہاد میں ۱۶ فروری سے قبل اپنا وعدہ لکھا دے۔ خواہ دفتر اول کے تیرہویں سال میں وعدہ کرنے والا ہو۔ یا نئی پانچواں فروری جو دور دوم کے سال سوم کی ہے۔ اس میں شامل ہونا ہو۔ مگر دور اول اور دور دوم خالوں کو یہ بھی یاد رہے۔ کہ وعدے نمایاں اور غیر معمولی امانت سے ہوں۔ کیونکہ جن کے ذریعہ فتح ہوگی۔ وہ وہی ہیں۔ جن کے دل ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور جو مشکلات اور تکالیف میں زیادہ قربانی کرتے ہیں۔ انہی لوگوں کی کوشش سے فتح آتی ہے اور ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی برکات نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبت احمدیہ کو قائم رکھنے والے ہی لوگ ہیں۔ جو ہر مصیبت میں قدم آگے بڑھاتے ہیں۔ اور کسی صورت میں بھی پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے۔ وکیل المال تحریک جدید

اردو شارٹ ہینڈ جاننے والے نوجوانوں کی ضرورت

ہماری جماعت میں جس قدر دوست اردو شارٹ ہینڈ لکھنے والے ہوں۔ وہ اردو کو کم فدی طور پر نظر دے دے۔ تب تک اپنے اساء سے مصلح فرمائیں۔ تمام جماعتوں کے امرا پر یہ ٹیٹلٹ اور سکریٹری صاحبان اور خصوصاً لاہور۔ دہلی۔ حیدرآباد دکن کے عہدیداران کی اس طرف توجہ فرما کر اطلاق مہم فرمائیں۔ (دفعہ ۱۱ و تبلیغ)

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعودؑ

مجلس علم و عرفان قومی ترقی اتحاد میں منظم رہے

قادیان ۱۲ مارچ - آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ چودھری محمد علی صاحب ایم۔ اے نے ایک سکہ نوجوان کا اور چودھری عبداللہ صاحب ڈائریکٹر فضل عمر دیر سرجیشنل ٹیوٹ نے اپنے ایک غیر احمدی دوست کا حضور سے قربت کو کیا۔ حضور ان سے مختلف امور کے متعلق کچھ دیر گفتگو فرماتے رہے۔ سلسلہ گفتگو میں حضور نے اتحاد کی اہمیت کے متعلق ایک فقرہ پر صاف تقریر فرمادی۔ اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ ساری مصیبت اتحاد نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ مسلمانوں کی تعداد چالیس کروڑ بتائی جاتی ہے۔ اگر ان میں کچھ بھی اتحاد ہوتا۔ تو وہ چالیس پچاس کروڑ پر دو سالانہ بڑی آسانی سے تجارت پر لگا سکتے ہیں۔ اور اس کے ذریعہ سے ایک قبل درت میں وہ میاں پور اور یوپیوں کو شکست دے سکتے ہیں۔ لیکن اتحاد نہ ہونے کی وجہ سے وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اور تو اور اب تو مسلمان اپنے اس علاقہ کو بھی غیر کی دست برد سے نہیں بچا سکتے۔ جو مذہبی لحاظ سے ان کے لئے قابل تعظیم ہے۔ چنانچہ حال ہی میں سعودی حکومت نے دج کا مکران ایک متعصب مسلمان سمجھا جاتا ہے۔ اپنے علاقہ حکمران سارا تیل امریکہ کو دے دیا ہے۔ حالانکہ اگر مسلمانوں میں کچھ بھی غیرت ہوتی۔ تو وہ اسے کبھی برداشت نہ کرتے۔ میرے نزدیک صرف یہی ہی ایسے مسلمان تاجر موجود ہیں۔ جو اس علاقہ کا سارا تیل خرید سکتے تھے۔ لیکن انہیں کہ ایک غیر قوم کو سارے ملک کے تیل کا ٹھیکہ دے دیا ہے۔ جب کسی قوم میں اختلاف نمودار ہو جائے تو وہ چھوٹی چھوٹی اہمیت ادا کرنے اور ذلیل مس باتوں میں الجھ کر رہ جاتی ہے۔ کہیں پرنا سے پر جھگڑا ہو جائے گا۔ کہیں کھیت

ہمارے ملک میں ہندو مسلم سوال ہی اسی وجہ سے ختم نہیں ہوتا۔ کہ ہندو چندا دینے اور نزدیک سے نظر آنے والے فوائد کو تو دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن آزادی حاصل ہونے سے جو عظیم اثران فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ انہیں نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اس لئے بڑا غور کیا ہے۔ لیکن مجھے کوئی ہندو صحیح منہل میں سیاست دان نظر نہیں آیا۔ ورنہ وجہ کیا ہے۔ کہ وہ یہ سیدھی سس بات بھی نہیں سمجھ سکتے کہ قداد کے لحاظ سے بہر حال

ہندوؤں اور مسلمانوں میں تین اور ایک کی نسبت رہے گی۔ اگر آزادی ملے گی۔ تو ایک مسلمان کے مقابلہ میں تین ہندو اس سے فائدہ اٹھا چکے۔ کیونکہ اکثریت بہر حال اکثریت رہے گی۔ اسے کوئی اقلیت میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ مسلمانوں کا مطالبہ اگر غیر مستعمل میں ہو۔ تو پھر بھی اس مان لینے میں ہندوؤں کو کوئی نقصان نہیں۔ بلکہ فائدہ ہی ہے۔ لیکن انہیں کچھ یہ تو برداشت کرنا پڑا کہ خود آزادی کے بعد وہ اس کے اثر پر کچھ عرصہ اور ہندوستان کو لوٹ لیں۔ لیکن یہ گوارا نہیں کرتے۔ کہ ملک کی آزادی سے مسلمان بھی کچھ فائدہ اٹھائے۔ حالانکہ ملک کی آزادی اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کے بدلہ میں اگر انہیں ایک کا نصف حصہ بھی مسلمانوں کو دینا پڑے تو انہیں بخوشی دے دینا چاہیے۔

مسلمانوں میں بھی اندرونی طور پر کوئی اتحاد نہیں۔ وہ کسی ایک بات پر جمع ہوتے ہی نہیں۔ حالانکہ اگر ان میں اتحاد ہوتا۔ تو ان کی جمعی طاقت انہیں کہیں کا نہیں پہنچا سکتی ہے۔ کیونکہ قومی اتحاد سب کمزوریوں کو دور کر دیتا ہے۔ خود کو خواہ کتنی بھی قربانیاں کرنی پڑیں۔ وہ قومی اتحاد کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔

جماعت احمدیہ خطاب

مسلمانوں میں سے اللہ تعالیٰ نے آج ہماری جماعت میں اتحاد پیدا کیا ہے جس میں اس کی قدر کرنی چاہئے۔ ہر احمدی کو کچھ لینا چاہئے۔ کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے میں نے اپنے قومی اتحاد کو نہیں توڑنا اگر یہ اتحاد قائم رہا۔ تو دنیا کی سب نعمتیں ہمیں مل جائیں گی۔ دولت میں آئے گی جتنا ہم قائم رہے گا۔ اور رعب بھی رہے گا۔ کیونکہ دنیا کو معلوم چکا کہ اگر ان میں سے ایک کو مارا۔ تو اس کا بدلہ لینے کے لئے ہزاروں ہاتھ اٹھ اڑیں اور آجائیں اور جب تک دنیا کے دلوں میں ہمارا یہ متعلق یہ احساس رہے گا۔ کہ ہمیں کوئی ڈر نہیں۔ اس جس دن یہ احساس نہ رہا۔ اس

دن اگر تم چالیس کروڑ میں ہو جاؤ تو کوئی وجہ نہ ہوگی۔ کہ تم بہت غمخوار رہو۔ لیکن اب میں دیگر مسئلوں کی نسبت دینا تمہاری زیادہ مستحق ہے۔ اگر تم ایک کروڑ ہو جاؤ۔ تو دنیا دیگر مسلمانوں کی نسبت کتنی زیادہ غور سے تمہاری بات سنے گی۔ تب مسلمانوں کو اپنی کمزوریوں کا احساس ہوگا۔ اور وہ گردہ در گردہ تمہارے اندر شامل ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اور وقت ہماری جات کی جو جمعی ترقی ہو رہی ہے۔ اس سے گھبرائیں نہیں چاہئے۔ اصل چیز یہ ہے کہ ہم اصل روح اور معنی کو قائم رکھیں۔ اگر قومی کو قائم رکھیں گے تو یہ سوال ہی نہیں ہے کہ سال میں کتنی ترقی ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر چیز کے لئے ایک مہم ہوتی ہے۔ ہاتھ ایک مہم دقت پر تباہ ہے۔ جیسے ہمارے پانی کا قطرہ قطرہ گرنا ہے۔ دیکھنے والے سمجھتے ہیں۔ کہ ان قطرہ اور دریا کے درمیان بڑا فاصلہ ہے۔ لیکن ایک وقت آتا ہے۔ جب یہ قطرے یکدم دریا میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک وقت آئے گا جب ہماری جماعت یکدم ترقی کرکے کہیں سے کہیں یا یوں ہی جی۔ لاشار اللہ جب تک وہ وقت نہیں آتا۔ اس وقت ضرورت صرف اس امر کی ہے۔ کہ ہم اپنی روح کو قائم رکھیں۔ اور کسی قیمت پر ہمیں اپنے قومی اتحاد میں رخنہ پیدا نہ کریں۔ اگر یہ روح قائم رہی۔ تو ہماری کامیابی اور غلبہ میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ (خواجہ شہید)

خدم الاحمدیہ خدمتوری اصلاح

شبہ تعلیم کے تحت چوتھا انعامی مقابلہ انصار سلطان القلم برار ہے۔ جس کی میں ۱۲ جنوری ہے۔ اس کے لئے آخری زمانہ کی علامات مقرر کی گئی ہیں۔ بعض خدام کو اس عنوان کے متعلق خط لکھی ہوئی ہے۔ اس سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی علامات ہیں۔ یعنی وہ کونسی علامات ہیں۔ جن سے حضور کے اس زمانہ کا قیام ہوتا ہے۔

جمعیہ تعلیم قدام الاحمدیہ مرکز

امن کا اوتار

صدق سے میری طرف اُداسی میں نیچے ہیں ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

(۲)

حقیقی امن اور شانتی

جماعت احمدیہ کو کشتی تادیانی کے ایامات اور کشتی کی بنیاد پر ایمہہ رکھتی ہے کہ مہندستان میں شانتی صرف اسی کے ذریعہ سے قائم ہو سکتی ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت بھارت و روس میں بد امنی کو دور کرنے کے شانتی پرہیز نہیں کر سکتی۔ اگر کوئی بھارت نوامیوں کو بد امنی اور تباہی سے بچا سکتا ہے۔ تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ کیونکہ پریم پتا پر مائتا اپنے فضل و کرم سے اس زمانہ کی نجات کو بلبلان کرشن تادیانی کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ وہی لوگ امن میں رہیں گے جنہوں نے کو ان کی آگہی کا پالو کیا۔ وہ لوگ بھی ہی دائمی اور حقیقی امن کو نہیں پاسکتے۔ جنہوں نے ان کی آگہی کا پالو نہیں کیا۔ ہمارے موجودہ گرو حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشر علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں اس بات کو صاف طور پر فرمایا ہے کہ حقیقی امن اور شانتی ہمارے ذریعہ ہی قائم ہوگی۔

جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ:

”ہندو مانیں یا نہ مانیں۔ مسلمان مانیں یا نہ مانیں۔ انگریز مانیں یا نہ مانیں۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ اللہ کے جسوتہ احمدیت کو قائم کیا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اب سوائے احمدیت کے اور سوائے احمدیت کے رہنا کے پیچھے چلنے کے کوئی علاج ان مشکلات کا نہیں۔ اور آیت آیت دنیا خود ایسے کچھ پر مجبور ہوگی۔“

پھر حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشر علیہ السلام نے متعدد بار اپنے خطبات اور مجلس عرفان میں فرمایا کہ حقیقی امن اور پائیدار امن صرف جماعت احمدیہ کے پیشوا کے بتائے ہوئے اصولوں پر چلنے سے ہوگا۔ وہ حکیم جو ان اصولوں کو نظر انداز کر کے بنائی جائے گی۔ نہ کبھی بھی حقیقی امن اور شانتی کو پیدا نہیں کر سکے گی۔ چنانچہ اب ہندوؤں کا کھجدار غلبہ بھی اس طرف آ رہا ہے۔ کہ حقیقی شانتی پر ہمتا کے بتائے ہوئے اصولوں پر چلے گی۔

معزز ہندو دوستوں کی رائے

مہ دوں کا سمجھدار طبقہ جنہوں نے احمدیت کا گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ وہ بھی اس کو چکے ہیں کہ حقیقی امن اور شانتی جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہی دنیا میں قائم ہوگی۔ چنانچہ ہر ملت میں گواہی ہے یا راشر اپنے ایک ٹریکٹ بنام ”امن کا اوتار“ میں لکھتے ہیں کہ ”آج جبکہ افریقہ کے اس زمانہ میں نہیں آگ آ رہی ہے۔ بھائی حائی کے خون کا پیرا سا ہوا ہے۔ ہر طرف تشدد و فساد ظلمت و سببہ کاری کا دور دورہ ہے۔ کذاب و کفری تارکی ہر سو چھائی ہوئی ہے۔ ہندوستان میں احمدی ایک ایسی جماعت موجود ہے۔ جن کا ہر فرد صحیح معنوں میں سید اور امن کا پادری ہے۔ اگر کذاب و فتنہ و اپنا پیشہ خصوصی مذہب اور مذہبی تعصب و عناد کی جگہ اپنی آنکھوں پر نہ چڑھی ہے تو اس حقیقت کو پس تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ گرو مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود مقدس ہائے

سلسلہ احمدیت جن کی پاک صاف اس جماعت میں کام کر رہی ہے۔ عین ضرورت کے وقت پر ہمتا کی طرف سے ذہنی محاذلات ہیں۔ دلاوری کا فائدہ کر کے دنیا بھر میں امن اور شانتی کے پھیلانے کے لئے مہموت کھائے گئے تھے۔ اگرچہ وہ مقدس انسان جو صلیب کشتی کے پر کر دیا گیا تھا۔ آج اس جماعت کے درمیان موجود نہیں۔ تو بھی ان کی پاک تعلیم سے روحانیت کے رنگ میں رنگے ہوئے کھوکھڑا احمدی جنہیں اطمینان سکون حاصل ہے۔ میرے اسی بیان کے گواہ ہیں کہ آپ سچے انسان کے اوتار تھے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ میں نے احمدیت کا مطالعہ تو اس کی مخالفت کرنے کے خیال سے شروع کیا تھا۔ لیکن نتیجہ اس کے بالکل برعکس ہی برآمد ہوا۔ میں جو کبھی احمدیت کا نام نہ کر چکا تھا۔ احمدیت کا مطالعہ کرنے کے بعد اس بات کا قائل ہو گیا کہ احمدیت ان مومنوں کی جماعت ہے۔ جو انور کے علم دار اور امن کے بکری ہیں اور جس کی بنیاد ان اصولوں

پر قائم ہے۔ جو ہمتا کے بنائے ہوئے ہیں۔

اور جنہیں اپنا لینے سے ہی مناش کا کلیان ہو سکتا ہے۔ امن کا اوتار ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

حضرت مسیح موعود پر ہمتا کی طرف سے دنیا بھر میں امن اور شانتی پھیلانے کے لئے مہموت ہوئے تھے۔ جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب تادیانی مسیح موعود و مہدی موعود عین ضرورت کے وقت پر ہمتا کی طرف سے مذہبی محاذلات میں دلاوری کا فائدہ کرنے کے لئے اور دنیا بھر میں امن اور شانتی پھیلانے کے لئے مہموت کھائے گئے تھے۔

پھر آپ لکھتے ہیں کہ اس کی گزشتہ زمانہ میں جبکہ کشتی کی روشنی میں نئی نوع انسان کو وجود آئی ہے۔ مگر ہمارا ان کی روشنی نہ سپرٹ داخل کر دی ہے۔ اس امن کا اوتار (امن) کے اوتار حضرت مسیح موعود کے اوتار کہنا پیر و ستیہ اور امن کی ذمہ دہموت رہنے ہوئے ہر ہی نوع انسان کو پر ہمتا کی ذات مقدس پر اٹلی و شواش رکھنے کی ہدایت کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ پھر مسیح موعود کی اس پاک تعلیم اور ان کے پیروؤں کی ایثار اور قربانی اور اس ذات گزشتہ پر اٹلی و شواش کو دیکھ کر کوئی انسان جس میں سرچہ اندھینے کا ذرا بھی مادہ ہے۔ اس حقیقت سے کبھی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ آپ (غنیہ السلام) سچے امن کا اوتار تھے۔

انتم پر ارشاد

آخر میں میں ہرے پریم اور شریعہ سے ان بھائیوں کی سبب میں پراش کرنا ہوں۔ جو کہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے نیچے کر رہے ہیں۔ کہ حقیقی امن اور شانتی صرف نیچے کرنے سے نہیں ہوگی۔ بلکہ ان پرترا سولوں کو سوچا دینے سے ہوگی۔ جن کو دستان ایک کے گرو۔ امن کے اوتار بلبلان کرشن تادیانی کو لکھنا آگیا۔ پاکر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جب تک ان نیوں کو سوچا رہیں گی جائے گا۔ لاکھ جتن کرو حقیقی اور پائیدار امن نہیں ہوگا۔ پس اگر آپ حقیقی شانتی چاہتے ہو۔ تو اس امن کے اوتار کے چروں میں آؤ جس میں آکر آپ کا اور آپ کے دشمن کا اور آپ کی جان کا اور آپ کے وطن کا اور آپ کی مائتا کا کلیان ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں: ”امن بات درمیان محبت سرما“ اس کے بغیر آپ ہرگز ہرگز حقیقی امن اور شانتی کو برپا نہیں کر سکتے۔ موجودہ زمانہ میں پر ہمتا نے یہی مقدمہ کیا ہے۔ پس آپ اپنے دشمن اور اپنی اولاد پر رحم کر سکتے ہوئے حقیقی امن کے اوتار کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو جاؤ۔ تاکہ تم حقیقی امن اور شانتی کو برپا کر سکو۔ پریم پتا پر ہمتا آپ کو اس کی توفیق دے۔ کہ آپ امن کے اوتار کو سوچا کر کے دنیا میں شانتی سنبھال کر کے کا باعث بنیں آمین۔

بلبلان کرشن تادیانی کا اوتار پیر محمد عمر

السلام فرقه دارانہ فسادات و مظلون بہانہ

جیسا کہ پہلے قسط میں علامہ لکھنا کے ایام بخیر و خوشی گزشتہ ہیں۔ اور اکثر احباب اپنے اپنے گھروں کو اپنے پیچھے ہیں۔ جمہ احباب کو مظلون بہانہ کے لئے چندہ اکٹھا کرنے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیے۔ احباب پر واضح ہو کہ چالیس ہزار روپیہ سے اوپر براہ راست ہمارے مظلون کی امداد پر اس وقت تک خرچ کیا جا چکا ہے۔ اور اس سلسلہ میں اور بہت سے انراعات درپش ہیں۔ اس کے علاوہ خود مرکز میں ایسے کام اسی سلسلہ میں پڑے ہیں۔ جو بہت بڑا خرچ چاہتے ہیں۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق کم از کم ڈیڑھ لاکھ روپیہ مرکز سلسلہ تادیان اور ہمارے جماعت سے اکٹھا ہونا چاہیے۔ لیکن ان وقت تک چندہ جس رفتار سے ہوتا ہے۔ یا مرکز میں اس کے متعلق اظہار آئی ہیں۔ وہ ایسی تسلی بخش نہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ احباب نے اس اپیل کی اہمیت کے متعلق پورے غور و فکر سے کام نہیں لیا۔ اس لئے رجسٹرر عہدیداران جماعت نے تادیان اور جماعت کے بیرون کی خدمت میں پروردہ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس بارہ میں اپنا فرخ سرگرمی اور توجہ سے ادا کریں۔ اور وعدوں کی فہرست جلدی بخجور آئیں۔ اور کوشش کر کے وعدہ اس مقدار کے مطابق لے جائیں۔ جو ضرورت ہذا کی جیسی علامہ مظلون بہانہ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۷ء میں تحریر کی گئی ہے۔

دنا طریقت (السلام)

اس میں بظہر سے قیت و وقت کا طبعی مقررہ اور پھر کون کون سی باتیں دینی ہیں۔

گھر وادار کا اطلالہ و فرائض

ذکر حیات علیہ السلام

۱۱۱

تمثیلات

۲۴ دسمبر ۱۹۴۷ء جلوسہ سالانہ سے مقررہ برحقیت حقیقی محمد صادق صاحب نے جو تقریر فرمائی۔ اس کی تیسری خط درج ذیل کی جاتی ہے۔

حالت فانی الفناء کی تمثیل
 سالک کو وہ حالتیں پیش آتی ہیں۔ ایک ملکوت کی اور دوسری فانی الفناء کی۔ ان کی توضیح کرتے ہوئے فرمایا۔ سرکیت اور فانی الفناء میں موجب اور علت کا فرق ہے۔ یعنی سرکیت کی حالت میں موجب اور علت ایک علت ہے۔ جب سرکیت کے پیدا ہونے کا باعث ہے۔ جب یہ سرکیت اس سے پیدا ہوتی ہے کہ رطوبت مزاجی و مانع پختہ نہ کر لیتی ہے۔ یہاں تک کہ دائمی قوتوں کو ایسا دبا دیتی ہے۔ کہ انسان بیہوش ہو کر سو جاتا ہے اور کچھ ہوش نہیں رہتی۔ پس وہ چیز جس سے سرکیت وجود پکڑ کر ہے ایک علت ہے جو اپنی اصل حقیقت میں معارف اور معانی حواس و انسانی کے ہے جس کا غلبہ ایک فطرتی حالت نفس پرطاری کر دیتا ہے۔ اور آلات احساس کو اس قدر تغفل اور بیکاری میں ڈالتے ہیں کہ ان کو حیاتیات روحانی کا ماحرہ کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔ لیکن فانی الفناء کی حالت کا موجب اور علت یعنی سبب ایک نور ہے یعنی تہذیبات صفات الہیہ جو بعض اوقات بعض نفوس خاصہ میں کثرت ایک بودگی پیدا کرتے ہیں جس کے باعث شعور سے بے شعوری پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے ایک بنایت لطیف اور تیز خاطر کثرت ایک مکان میں رکھ دیا ہو تو ضعیف الہام آدمی کی بعض اوقات قوت شاعر کثرت خوشبو سے منکوب ہو کر ایسی بے حس ہو جاتی ہے کہ کچھ شعور اس خوشبو کا باقی نہیں رہتا۔ عرض سرکیت کی حالت پیدا ہونے کے لئے مکرر اور موجب ایک علت ہے۔ فانی الفناء کی حالت کے پیدا ہونے کے لئے مؤثر اور موجب ایک نور ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ شیش میں کھلے دھوڑ کے مانع رویت ہو سکے ہیں یعنی دوسرے سے ایک سو جا کے انسان کو آنکھ دیکھنے سے رو جاتی ہے۔ ایک تو سخت اندھیرا ہو کر وجہ سے فانی فی المحبوب ہو جاتا ہے

اور دیکھنے سے رک جاتا ہے اور کچھ دیکھ نہیں سکتا۔ یہ حالت تو سرکیت کی حالت سے مشابہ ہے۔ دوسری مانع بصارت سخت دشمنی ہے کہ جو روح اپنی شدت اور تیزی مشاعر کے آنکھوں کو رویت کے فعل سے روکتی ہے اور دیکھنے سے بند کر دیتی ہے۔ جیسے یہ صورت اسی حالت میں پیش آتی ہے کہ جب عنبر بصارت کو تھیک تھیک سورج کے مقابلہ پر رکھا جائے۔ یعنی جب آنکھوں کو آفتاب کے سامنے کیا جائے کیونکہ یہ بات نہایت بدیہی ہے کہ جب آنکھ آفتاب کے محاذات میں ملتی ہوتی ہے یعنی آفتاب کی آنکھ اور انسان کی آنکھ آگے سامنے ہو جائیں تو اس صورت میں بھی انسان کی آنکھ فعل بصارت سے بلکل معطل ہو جاتی ہے۔ اور روشنی کی شکت اور حریت اس کو ادا داتی ہے کہ اس کی تمام قوت بینائی و اندر کی طرف بھاگتی ہے۔ پس یہ حالت فانی الفناء کی حالت سے مشابہ ہے اور اس فقدان رویت میں جو دونوں طور ظلمت اور نور کی وجہ سے ظہور میں آتا ہے سرکیت اور فانی الفناء کا فرق سمجھنے کے لئے بڑا نمونہ ہے۔ مگر بائیں چتر باطنی کیفیت جس کا موجب تجلیات الہیہ اور جذبات فیضی ہوتے ہیں۔ بچوں اور بچکون ہیں۔ جس میں اجتماع قدس بھی ممکن ہے۔ باوجود بے شعوری کے شعور بھی ہو سکتا ہے۔ اور باوجود شدت کے بے شعوری بھی ہو سکتی ہے۔ مگر فطرتی حالات میں اجتماع قدس ممکن نہیں۔ وہ عالم اس عالم سے بلکل امتیاز رکھتا ہے۔

ولا تقصروا لواللہ الامثال اس جہت سے لکھا گیا تھا کہ قلباً تجلی دیدہ للجلجل جملہ دیکھا و خواہ سو سو سی صفحا سوسنی عیار ازم کا بیہوش ہو کر گر جانا ایک واقعہ درانی تھا۔ جس کا موجب کوئی حسیاتی ظلمت حقیقی بلکہ تجلیات صفات الہیہ جو جہات اشتراق در ظہور میں آتی تھیں۔ وہ اس کا موجب

اور باعث تھی جن کی اشتراق نام کی وجہ سے ایک عاجز بندہ عمران کا بیٹا سید بن ہو کر گر پڑا۔ اور اگر عنایت الہیہ اس کا تدارک نہ کرتی تو اسی حالت میں گرا کر جو کڑا نا بود ہوتا مگر یہ مرتبہ تر قیامت کا طرہ کا انتہائی درجہ نہیں ہے۔ انتہائی درجہ دوسرے جس کی نسبت لکھا ہے ما کوانع البصر و ما طغی ابرار ان زمانہ سیر سلوک میں اپنے واقعات کشیدہ ہیں بہت سے عجائبات دیکھتا ہے۔ اور انوشہ انعام کی واردات اس پر وارد ہوتی ہیں۔ لہذا اس مقام اس کا عبودیت ہے۔

روحی بان کی تمثیل
 فرمایا۔ اپنے دنوں کو سردم ٹھٹھٹا ہوا۔ جیسے بان کاٹنے والا اپنے ہاتھوں کو پھیرتا رہتا ہے۔ اور روٹی ٹکڑے کو کھاتے اور ہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دنوں کو غفلتی حیالات اور محضی عذبات اور محضی ملکات کو دینی نظر کے سامنے پھیرنے دو۔ اور جس خیال یا عادت یا عکس کو روٹی یا اس کو کھاتے رہو۔

الساؤل کی مثال
 انسان کی نظری فریبوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت یحییٰ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ بلاشبہ یہ بات ماننے کے قابل ہے کہ انسان میں کوئی مذکور کی نظری خولی ہو۔ جس پر دہیہ ثابت اور مستقل رہتا ہے۔ اور اگر ایک کا ذکر ہے اسلام کی طرف انتقال کرے تو وہ فطرتی خولی سالمہ ہی آتا ہے۔ اور اگر پھر اسلام سے کفر کی طرف انتقال کرے تو اس خولی کو ساتھ ہی لے جاتا ہے۔ کیونکہ فطرۃ اللہ اور خلق اللہ میں تبدل اور تغیر نہیں۔ افراد نوع انسان مختلف کون کی طرح ہیں۔ کوئی سونے کی کان کوئی چاندی کی کان کوئی پتھر کی کان۔۔۔ بلاشبہ یہ مسلم مسئلہ ہے کہ مسلمان تو مسلمان ہیں کفار میں کفار ہیں بھی بعض فطرتی خریاں ہوتی ہیں۔ اور بعض افلاک انہیں فطرتاً حاصل ہوتے ہیں۔ فطرتاً ہی جسم ظلمت اور سراسر تاریکی پر کسی چیز کو بھی پیدا نہیں کیا۔ ہاں یہ سچ ہے کہ کوئی فطرتی خولی بجز حصول صراط مستقیم جس کا دوسرے نظروں میں اسلام نام ہے۔ موجب نجات آخری نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کے درجہ کی خولی ایمان اور عذر الشفا ہی اور راست روی اور خدا ترسی ہے۔ اگر وہی نہ ہوتی تو دوسری خریاں

پیش ہیں۔
توحید کے انتہائی مقام کی تمثیل
 شامی خیمہ سے
 فرمایا۔ اگرچہ درگاہ احادیث بے نہایت ہے۔ لیکن جس کمال توحید کو انسان اپنے مجاہد سے اپنی کوشش سے اپنے تکریر نفس سے اپنے سیر سلوک سے حاصل کرنا چاہتا ہے وہ پہلے تک جہد و جہد اس کے غفلت و غفلت الہیہ اور مایہب لہر میں جو تک کوششوں کی راہ نہیں۔ ماری کوششیں اور غفلت صرف اس حد تک ہیں کہ انسان اپنے نفس اور تمام عقل کو بیچ ۱۱۱ لائے سمجھ کر اللہ اپنے سوا اللہ ارادہ سے باہر ہو کر بلکل خدا خلقی کے لئے جو جائے۔ اور اپنی ناچیز کوششیں شہد و مہنت حقیقی سوائے حضرت باری تعالیٰ کے نا بود اور معدوم دکھائی دے۔ اور جیسا فی الواقعہ انسان محبت و جود حضرت ناد مطلق کے سوا کچھ نہیں دیکھتا اور ناچیز سے ایسی ہی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ گویا اب بھی وہ نیست ہی ہے۔ جیسا پہلے نیست تھا وہی مرتبہ عبودیت کی آخری ہے۔

پس اس توحید کا انتہائی مقام ہے جو سعی اور کوشش اور سیر سلوک سے حاصل کرنا چاہیے۔ یہ سچ ہے کہ بعد اس کے مرتبہ سیر فی اللہ ہے۔ لیکن اس مرتبہ کے حصول کے لئے کوششوں کو دخل نہیں۔ مگر یہ محض بطریق عقل اور مہنت کے حاصل ہوتا ہے۔ اور کوششیں صریح اسی مرتبہ فنا تک ختم ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ایک شخص کئی منزل میں طے کر کے بادشاہ کے محلے کے لئے آیا ہے۔ اور جس قدر درہ میں مانع پختہ رسب سے غلامی پاؤں بادشاہ خیمہ تک پہنچ گیا ہے۔ اب خیمہ کے اندر جانا اس کا کام نہیں ہے۔ بلکہ وہ بادشاہ کا کام سب کر چکا ہے اور خیمہ میں داخل کرنا اور بارگاہ کام ہے کہ جو ایک خاص اجازت باوجود پر موقوف ہے۔ ناچیز مذہب کیا حقیقت رکھتا ہے کہ جو اپنی بشری طاقتوں کے ذریعہ سے اور اپنے اختیار سے قرۃ تجود با اجازت کا کواہ میں داخل ہو جائے۔ (باقی)

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع کر دے

ع ۹۶۷۳۔ منکد اکبر حسین احمد ولد میر حسین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن احمدی حیدر آباد دکن بقاعی بمبوش جو دوسرے بلاجیر و اکراہ آج تیار ۳۲ رمضان ۱۳۷۴ھ میں صاحب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیرہ منقولہ نہیں اور مجھے اس وقت ماہوار ۱۳۷ روپے ملتے ہیں۔ اگر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ لیا کسی اور ذمہ دیت کی پیداوار ہوگی تو میں اس کے بلاجیر کو داخل حیدر و انجمن چہرے قادیان کرتا ہوں گا۔ ماہوار ۱۰۷۵ روپے ہوگا۔ قادیان کی ملازمت مرکز کو دیتا رہوں گا میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد وصیت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد۔۔۔ اکبر حسین احمد گوہر شہر جیٹھ خان گوہر شہر۔ رندہ زمین برادر موسیٰ

ع ۹۶۷۴۔ منکد امیر الدین ولد نواب الدین صاحب قوم گوجر پیشہ زمیندار عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کریم پور ڈاکخانہ لائل شہر ضلع جالندہ ہر بقاعی بمبوش جو اس بلاجیر و اکراہ آج تیار ۳۲ رمضان ۱۳۷۴ھ میں صاحب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے جائیداد کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بے بغیر خدا زندہ ہیں۔ میری سالانہ آمدنی تھیں روپے ہر جاتی ہے۔ اس کے بلاجیر کی وصیت ہجے صدر و انجمن احمدی قادیان کرتا ہوں۔ کسی پیشہ کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد وصیت ہوگی۔ اس کے بلاجیر کی مالک میرے انجمن احمدی قادیان ہوگی۔ سالانہ ۱۰۷۵ روپے لٹان اگر گواہ شہر۔۔۔ جوہر دی خورشید احمد انیکٹر و صایا۔

ع ۹۶۷۵۔ منکد حسین بخشنی ولد فقیر قوم حدیث ملاح پیشہ زمیندار عمر ۶۵ سال سویت ۱۹۷۵ھ ساکن میاوی خانو ڈاک خانہ گلے کے منٹھ ساکن پٹا بمبوش جو اس بلاجیر و اکراہ آج تیار ۳۲ رمضان ۱۳۷۴ھ میں صاحب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں صرف سالانہ آمدنی پر گزارہ ہے۔ بیوہ ترینا ایکس گندم پختہ سال تمام میں ہر جاتی ہے۔ اس کے بلاجیر کی وصیت ہجے صدر و انجمن احمدی قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا ہوگی اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد وصیت ہوگی۔ اس کے بلاجیر کی مالک میرے انجمن احمدی قادیان ہوگی۔

العبد۔ حسین بخشنی موسیٰ نشان انگوٹھا گوہر شہر۔ رحمت اللہ برہنہ پٹا انجمن احمدی میاوی خانو گوہر شہر۔ جوہر دی خورشید احمد انیکٹر و صایا۔

ع ۹۶۷۶۔ منکد حجت بیگم زوجہ برہنہ خرمیلان صاحب قوم اراکس عمر ۲۴ سال سویت ۱۹۷۵ھ ساکن پٹا بمبوش جو اس بلاجیر و اکراہ آج تیار ۳۲ رمضان ۱۳۷۴ھ میں صاحب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت منقولہ حق ہر مبلغ ایک ہزار روپے بصورت الٹو ایک کٹال ۳۲ روپے بمبوش ۲۰۰ روپے ملی ہوئی ہے۔ کاغذات سرکار میں میرے نام درج شدہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک سنگھ مشین ۱۰/۱۰۰ روپے میں خریدی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ۶۵۰ روپے میں اپنے خاندان سے لیا ہے۔ کل رقم ۱۰۰۰ روپے کی وصیت ہجے صدر و انجمن احمدی قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس برادر دانہ کو دیتی رہوں گا۔

گی میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ اس کے بلاجیر پیدائشی احمدی ساکن احمدی قادیان ہوگی۔ آئندہ۔۔۔ حجت بیگم بیکم خرمیلان گوہر شہر۔ جوہر دی خورشید احمد انیکٹر و صایا ع ۹۶۷۷۔ منکد حجت بیگم بیکم بیکم صاحب مرحوم قوم گوجر پیشہ ذرا دلت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کریم پور ڈاکخانہ لائل شہر ضلع جالندہ ہر بقاعی بمبوش جو اس بلاجیر و اکراہ آج تیار ۳۲ رمضان ۱۳۷۴ھ میں صاحب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں صرف سالانہ آمدنی پر گزارہ ہے۔ بیوہ ترینا ایکس گندم پختہ سال تمام میں ہر جاتی ہے۔ اس کے بلاجیر کی وصیت ہجے صدر و انجمن احمدی قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا ہوگی اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد وصیت ہوگی۔ اس کے بلاجیر کی مالک میرے انجمن احمدی قادیان ہوگی۔

العبد۔ حسین بخشنی موسیٰ نشان انگوٹھا گوہر شہر۔ رحمت اللہ برہنہ پٹا انجمن احمدی میاوی خانو گوہر شہر۔ جوہر دی خورشید احمد انیکٹر و صایا۔

ع ۹۶۷۸۔ منکد حجت بیگم زوجہ برہنہ خرمیلان صاحب قوم اراکس عمر ۲۴ سال سویت ۱۹۷۵ھ ساکن پٹا بمبوش جو اس بلاجیر و اکراہ آج تیار ۳۲ رمضان ۱۳۷۴ھ میں صاحب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت منقولہ حق ہر مبلغ ایک ہزار روپے بصورت الٹو ایک کٹال ۳۲ روپے بمبوش ۲۰۰ روپے ملی ہوئی ہے۔ کاغذات سرکار میں میرے نام درج شدہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک سنگھ مشین ۱۰/۱۰۰ روپے میں خریدی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ۶۵۰ روپے میں اپنے خاندان سے لیا ہے۔ کل رقم ۱۰۰۰ روپے کی وصیت ہجے صدر و انجمن احمدی قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس برادر دانہ کو دیتی رہوں گا۔

گوہر شہر۔۔۔ رحمت اللہ برہنہ پٹا انجمن احمدی میاوی خانو گوہر شہر۔ جوہر دی خورشید احمد انیکٹر و صایا ع ۹۶۷۹۔ منکد حجت بیگم زوجہ برہنہ خرمیلان صاحب قوم گوجر پیشہ ذرا دلت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کریم پور ڈاکخانہ لائل شہر ضلع جالندہ ہر بقاعی بمبوش جو اس بلاجیر و اکراہ آج تیار ۳۲ رمضان ۱۳۷۴ھ میں صاحب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں صرف سالانہ آمدنی پر گزارہ ہے۔ بیوہ ترینا ایکس گندم پختہ سال تمام میں ہر جاتی ہے۔ اس کے بلاجیر کی وصیت ہجے صدر و انجمن احمدی قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا ہوگی اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد وصیت ہوگی۔ اس کے بلاجیر کی مالک میرے انجمن احمدی قادیان ہوگی۔

العبد۔ حسین بخشنی موسیٰ نشان انگوٹھا گوہر شہر۔ رحمت اللہ برہنہ پٹا انجمن احمدی میاوی خانو گوہر شہر۔ جوہر دی خورشید احمد انیکٹر و صایا۔

ع ۹۶۸۰۔ منکد حجت بیگم زوجہ برہنہ خرمیلان صاحب قوم اراکس عمر ۲۴ سال سویت ۱۹۷۵ھ ساکن پٹا بمبوش جو اس بلاجیر و اکراہ آج تیار ۳۲ رمضان ۱۳۷۴ھ میں صاحب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت منقولہ حق ہر مبلغ ایک ہزار روپے بصورت الٹو ایک کٹال ۳۲ روپے بمبوش ۲۰۰ روپے ملی ہوئی ہے۔ کاغذات سرکار میں میرے نام درج شدہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک سنگھ مشین ۱۰/۱۰۰ روپے میں خریدی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ۶۵۰ روپے میں اپنے خاندان سے لیا ہے۔ کل رقم ۱۰۰۰ روپے کی وصیت ہجے صدر و انجمن احمدی قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس برادر دانہ کو دیتی رہوں گا۔

ع ۹۶۸۱۔ منکد حجت بیگم زوجہ برہنہ خرمیلان صاحب قوم اراکس عمر ۲۴ سال سویت ۱۹۷۵ھ ساکن پٹا بمبوش جو اس بلاجیر و اکراہ آج تیار ۳۲ رمضان ۱۳۷۴ھ میں صاحب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت منقولہ حق ہر مبلغ ایک ہزار روپے بصورت الٹو ایک کٹال ۳۲ روپے بمبوش ۲۰۰ روپے ملی ہوئی ہے۔ کاغذات سرکار میں میرے نام درج شدہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک سنگھ مشین ۱۰/۱۰۰ روپے میں خریدی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ۶۵۰ روپے میں اپنے خاندان سے لیا ہے۔ کل رقم ۱۰۰۰ روپے کی وصیت ہجے صدر و انجمن احمدی قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس برادر دانہ کو دیتی رہوں گا۔

ع ۹۶۸۲۔ منکد حجت بیگم زوجہ برہنہ خرمیلان صاحب قوم اراکس عمر ۲۴ سال سویت ۱۹۷۵ھ ساکن پٹا بمبوش جو اس بلاجیر و اکراہ آج تیار ۳۲ رمضان ۱۳۷۴ھ میں صاحب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت منقولہ حق ہر مبلغ ایک ہزار روپے بصورت الٹو ایک کٹال ۳۲ روپے بمبوش ۲۰۰ روپے ملی ہوئی ہے۔ کاغذات سرکار میں میرے نام درج شدہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک سنگھ مشین ۱۰/۱۰۰ روپے میں خریدی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ۶۵۰ روپے میں اپنے خاندان سے لیا ہے۔ کل رقم ۱۰۰۰ روپے کی وصیت ہجے صدر و انجمن احمدی قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس برادر دانہ کو دیتی رہوں گا۔

ع ۹۶۸۳۔ منکد حجت بیگم زوجہ برہنہ خرمیلان صاحب قوم اراکس عمر ۲۴ سال سویت ۱۹۷۵ھ ساکن پٹا بمبوش جو اس بلاجیر و اکراہ آج تیار ۳۲ رمضان ۱۳۷۴ھ میں صاحب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت منقولہ حق ہر مبلغ ایک ہزار روپے بصورت الٹو ایک کٹال ۳۲ روپے بمبوش ۲۰۰ روپے ملی ہوئی ہے۔ کاغذات سرکار میں میرے نام درج شدہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک سنگھ مشین ۱۰/۱۰۰ روپے میں خریدی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ۶۵۰ روپے میں اپنے خاندان سے لیا ہے۔ کل رقم ۱۰۰۰ روپے کی وصیت ہجے صدر و انجمن احمدی قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس برادر دانہ کو دیتی رہوں گا۔

ع ۹۶۸۴۔ منکد حجت بیگم زوجہ برہنہ خرمیلان صاحب قوم اراکس عمر ۲۴ سال سویت ۱۹۷۵ھ ساکن پٹا بمبوش جو اس بلاجیر و اکراہ آج تیار ۳۲ رمضان ۱۳۷۴ھ میں صاحب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت منقولہ حق ہر مبلغ ایک ہزار روپے بصورت الٹو ایک کٹال ۳۲ روپے بمبوش ۲۰۰ روپے ملی ہوئی ہے۔ کاغذات سرکار میں میرے نام درج شدہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک سنگھ مشین ۱۰/۱۰۰ روپے میں خریدی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ۶۵۰ روپے میں اپنے خاندان سے لیا ہے۔ کل رقم ۱۰۰۰ روپے کی وصیت ہجے صدر و انجمن احمدی قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس برادر دانہ کو دیتی رہوں گا۔

منشہدی لنگیان مال بٹالہ ماؤس کلمہ حیدر علی شہر حیدر علی

منشہدی لنگیان مال بٹالہ ماؤس کلمہ حیدر علی شہر حیدر علی

حصہ ارلان کشید روغن کیلئے خوشخبری

کارخانہ کشید روغن کی رجسٹری ہو چکی ہے جس کیلئے اجازت منتظر تھے۔ اس اعلان کے ذریعہ دوستوں کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے کہ دوست اپنے اپنے حصہ کے روپیہ کو محفوظ رکھیں اور الفضل کے ذریعہ سے ہی پراسپیکٹس چند نول کے اندر شائع ہو جائینگے تو پھر اس کے مطابق رقم کو مطلوبہ جگہ پر بھجوانے کا انتظام کریں

دوکیل الصنعت والحرفۃ لتحریک جدید قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکشیرپ

بیرودانہایت مفیہ جزاء سے تیار کی گئی ہے۔ اس میں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تحریک نالال ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جاسکتی ہیں نہایت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا اور تمام اعضاء ریشہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے قیمتی فی شیشی سات روپے علاوہ محصول اک۔

ملنے کا پتہ: - وواخانہ خدمت خلق قادیان

تارک فیون: - ملک چاندواہیون کی تباہ کاریاں ظاہر ہیں۔ لوگ اس کو بھی استعمال کر کے اپنی بدلتے ہیں۔ غرضیکہ فیون کا استعمال برصودت میں ہوا ہے اور فیون کا اپنے اپنے کو بے باک ہے۔ اس دو کے استعمال سے انہم کو جان و مال ہمیشہ کیلئے بچھوٹ جائیگی۔ یہ نہایت محبوب دوا ہے۔ ان کو نہ کہتے ہیں نہ ناک بیتی ہے نہ جانی آتی ہے نہ بہت میں مرود ہوتا ہے نہ ہاتھ پیراں درد ہوتا ہے۔ یا نہ کہتے ہیں نہ جوت ماتی ہے قیمت پانچ روپے صریح ہے۔ حکیم مولوی ثابث علی انجیر بان محمود گڑھ لکھنؤ

احمدیہ کے متعلق

پانچ سوالات

- ۱۔ احمدیت کا انفرادی نام ضروری ہے
- ۲۔ احمدی امام کے پیچھے نماز کیوں جائز نہیں
- ۳۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسم رکھا ہے۔ پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں۔ اور بنیائے فرقہ قائم کریں۔
- ۴۔ کیا قرآن شریف و حدیث شریف کو فرض ہے کہ ہم انہی کلمات کے لئے مسیح مہدی کو علانیہ طور پر مانیں۔
- ۵۔ کیا مذکورہ بالا حالات کے تحت خلیفہ مسیح قبل مسیح جواب دہ: از حضرت امام جماعت احمدیہ و مولانا مفتی مزیدافضل کے ساتھ شائع کیا گیا ہے طالب حق کو مفت تبلیغ کے لئے ایک دو پیسے کے آٹھ روپے محصول اک

اعلان نکاح

سیرے بھائی میاں محمد اشرف صاحب کی لڑکی خالہ بیگم کا نکاح ہمارے شیخ شقائق احمد صاحب ابن شیخ محمد صدیق صاحب محل دارالرحمت سے بعض دوبرادرہ سپرہ حق ہر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے آج کبیر غازیہ مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بابرکت فرمائے۔ آمین خاک محمد شریف پشترای نے سچ والا لانا

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں بیچر

کسی قسم کی صنعت و حرفت ہی اس کی اقتصاد و خوشنحالی کا باعث ہوگی

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

سرانگھان سیمی وفد کے لیڈر نے اس کا جذبہ دیا۔ اصل بات جیت کی تھی۔ پھر شروع ہو گئی جس میں وزیر اعظم کے علاوہ لارڈ چیمبرلین لارنس ریسٹیلڈرڈ کرسچن اور مسٹر ایگنڈا نیز بھی حصہ لیں گے۔

پیرس ۱۳ جنوری: فرانسسسی نوآبادیات کے وزیر مند چینی کا دورہ کرنے کے بعد واپس آئے۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ کس طرح مندرجہ بالا فرانسسسی نوآبادیات کو بحال کیا جائے۔ حال ہی میں ایک سرانگھان فرانسسسی مارے گئے ہیں اور میں قیدی بنائے گئے ہیں۔

جنوئی ۱۳ جنوری: چینی سفیر نے فرانسسسی حکام سے ملاقات کی۔ اور مندرجہ بالا چینی نوآبادی کی حفاظت کے مسئلہ پر تبادلہ خیال کیا۔ فرانک ۱۳ جنوری: چینی کونسل فرج نے ایک صوبہ پر حملہ شروع کر دیا۔

سینٹ المقدس ۱۳ جنوری: کل میٹس ایک خطرناک دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں آٹھ برطانوی سپاہی مارے گئے۔ برطانوی فوجی دستے جیفا کے باڈوں میں شکت مل گئے ہیں۔ اور دہشت پسند یہودیوں کی کارروائی کی تحقیقات کرنے میں مصروف ہیں۔

قاہرہ ۱۴ جنوری: معلم نوایہ کشر شرق وسطی کے سب ملک نے شہت جوہر لال نہرو کی ہائی ہوئی ایشیا کا تقریر میں شرکت سے انکار کر دیا خیال کیا جاتا ہے کہ اس فیصلہ میں ب سے زیادہ ہندو مفتی اعظم سید امین الحسنی کا یہ مفتی اعظم نے مسٹر جیفا سے ان کے قیام قاہرہ کے دوران میں طویل ملاقات کی تھی۔

کانور ۱۴ جنوری: کانور میں سرطان مال مراد کا قتلہ اسی ہزاروںک جانچھی ہے۔ سرطان کے خاندان کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ مراد پر امن ہیں۔ اور کل کوئی ناگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ سٹوڈنٹس کانگرس کے جنرل سیکریٹری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت کے درباب اختیار و اختیار کے کانور میں انتہائی ظلم اور تشدد کیا۔ اب تک چھ اشخاص ہلاک اور ۸ زخمی ہو چکے ہیں۔ جن میں سے دو کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ تقریباً تمام اشخاص زیر حراست ہیں۔

آج میسر تال ختم ہوئی۔ ملازمین کی دین کے رکن نے تال حکومت کے ساتھ ہمارا معاہدہ سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ ملازمین کے قریباً تمام بنیادی مطالبات منظور کر کے گئے ہیں۔

لکھنؤ ۱۴ جنوری: پیرس میں کی کانگریس پارٹی کی ایک بڑی شکت منفقہ ہوئی جس میں امن قائم رکھنے کے لئے صوبائی حکومت کے تجویز کردہ بل پر غور کیا گیا۔ میٹنگ میں اکثر مسیروں نے اس امر کا اظہار کیا کہ صوبہ میں مزدوریات زندگی کی اشیاء کی کمی ہے۔ اور یہ اشیاء مناسب طریق سے تقسیم نہیں ہوتیں۔ اس وجہ سے عوام میں بہت بے چینی پھیل رہی ہے۔

بمبئی ۱۴ جنوری: کل شہر میں جیفا لکھنے کے سات واردات ہوئیں۔ ایک شخص ہلاک ہو گیا اس سلسلے میں سورہ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔

بمبئی ۱۴ جنوری: مقامی ایک انڈسٹریلک بیان میں بتا کر کہ مندرجہ مذکور کے پروگرام کو پورا کرنے کے لئے صوبہ سے ملحقہ برطانوی کا دھوکے مزدور سے اس سلسلے میں ان کے ساتھ گفت و شنید ہو رہی ہے۔

بمبئی ۱۴ جنوری: جیسیہ آٹ کارس کے ایک رکن نے بتایا کہ گذشتہ مقررے ہی عرصہ میں کم و بیش دو ادب روپے کا پیش آوامہ کار سامان انڈسٹری سے بند وستان ہوئے۔ اگر اس قسم کا سامان اسی رفتار سے آتا رہا تو برطانیہ پر مزید وستان کا قرضہ قریباً بارہ سال میں ختم ہو جائے گا۔ آپ نے کہا مندرجہ کو اس قسم کے سامان کی بجائے مختلف قسم کی مشینری کی زیادہ ضرورت ہے تاکہ ملک صنعتی طور پر ترقی کر سکے۔

ٹریوڈر ۱۴ جنوری: ریاست ٹراوڈر کے اعلان کیا ہے کہ مختلف کاموں کے متعلق آئندہ ریاست کی یہ پالیسی مقرر کی گئی ہے کہ ان کاموں میں سے کتنے کی اشیاء کو صاف کرنے کا کام آئندہ ایک مدت تک دیا میں ہی کیا جائے۔

لنڈن ۱۴ جنوری: آج برطانوی حکومت اور بریسی وفد کے درمیان گفت و شنید کا آغاز ہو گیا۔ مسٹر وٹلی وزیر اعظم برطانیہ نے وفد کا خیر مقدم کرتے ہوئے ایک تقریر کی۔

دیا گیا ہے۔ یہ قطعاً ناگہانی ہیں۔ جیٹیکریک مطابقت کو پورا نہیں کیا گیا۔ اس لئے کچھ سے ہڑتال کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۱۴ جنوری: پرجہ صبح پوری حکومت کے پیرسٹر ونگو پال آجادیہ اور مسٹر جان بھٹانی نے اپنے موجودہ محکموں کا چارج دیدیا۔ مسٹر ونگو پال آجادیہ نے صنعتوں اور سب کی کا حکمہ سنبھال لیا ہے۔ اور مسٹر جان بھٹانی دلی کے اور ڈپٹی ڈائریکٹر کے محکمہ کے چارج مقرر ہوئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۴ جنوری: پرجہ ۱۴ جنوری کو ختم ہونے والے مفتی میں جو اناج باہر سے ہندوستان لایا گیا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے: یکہوں ۴۷۰۰ ٹن۔ چاول چودہ ہزار ٹن۔ مکئی تین ہزار ٹن۔ جو اناج ۱۴ ہزار ٹن۔

بمبئی ۱۴ جنوری: بمبئی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں خوراک کی صورت حالات پر غور کیا گیا۔ وزیر خوراک سکندھو جوہ بیان کرتے ہیں کہ خوراک کی دالے علاقہ میں کنٹرول جاری رکھنا ضروری ہے۔ یہ ضرورت ہے کہ خوراک کی کمی یا بڑی کا بل اس لئے پیش کیا جاتا ہے کہ دین کے لئے چھوٹے چھوٹے ٹراوڈر میں تقسیم نہ ہونے پائے۔

لکھنؤ ۱۴ جنوری: ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم کے لئے مندرجہ بالا کی صورت حالات کے متعلق برطانیہ میں کھنڈ سے بات چیت کی امید ہے کہ آپ غریب پھر ہزارہ کا دورہ کریں گے۔

لاہور ۱۴ جنوری: سرحد اسمبلی کے سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا۔ ہم نے صحت اور ادہ کریں ہے۔ کو صلیع ہزارہ کے واقعات کا ادب صوبے کے کسی حصہ میں اعادہ نہ ہونے پائے۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ صوبہ میں اشیاء کی تقسیم کا انتظام لکھنؤ ڈپٹی ڈائریکٹر کی بجائے وزارت کے ماتحت میں ہونا چاہیے۔

کلکتہ ۱۴ جنوری: سول میڈیکل دفاتر کے ملازمین نے گذشتہ ۱۴ روز سے ہڑتال کر رکھی

کراچی ۱۴ جنوری: ہندو گاہوں کے مزدوروں کی ہڑتال ابھی تک جاری ہے۔ حکومت کی طرف سے مناسب سمجھوتہ کر کے کوشش کی جا رہی ہے۔ فوجی آفیسر کی مدد سے ایک سکیم تیار کی گئی ہے جس کے مطابق سمجھوتہ نہ ہونے کی صورت میں فوج کی مدد سے اناج ہزاروں سے آٹا بٹلے اور ملک کے مختلف علاقوں میں بھیجنے کا انتظام کیا جائیگا۔ اور جن ٹان سے آیا ہوا اناج آج فوجی دستوں نے ہزاروں سے اناج تاشوع کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک ذمہ دار آفیسر نے بتایا کہ حکومت محض اس ہڑتال کی وجہ سے ملک کے ایک آدمی کو بھی بھوکا نہ مرنے دے گی۔

نئی دہلی ۱۴ جنوری: حکومت ہند نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ کہ مسٹر جیٹیکریک کے علاقہ موجودہ فوجی کارروائی کا مقصد ہزارہ علاقہ کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ یہ فوجی کارروائی محض اس لئے جاری ہے تاکہ لوٹ مار کے خلاف اس تقریر پر جیٹیکریک کی تیل کرانی جائے۔ جو بعض قبائل پر کیا گیا ہے۔ ساگران قبائل نے یہ جرمانہ زمین طریق سے ادا کر دیا۔ تو فوج کشی روک لی جائے گی۔

کراچی ۱۴ جنوری: مسٹر محمد علی جناح نے ہر ناظمہ جناح گورنمنٹ کالج کراچی کے اس وقت پر آپ کو ایک ایڈریس پیش کیا گیا جس کے جواب میں آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہند کی نئی وزارت نے ایک لکھنؤ تقریر میں پروگرام صوبہ کے لئے مرتب کیا ہے جس کے ذریعہ ایک قابل موصہ میں عوام میں تعلیم پھیلانے کی کوشش کی جائے گی۔

مدن تعلیمی لحاظ سے بہت پیچھے ہیں انکار میں ہے۔ کہ وہ اس پروگرام سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اور اس کے نفاذ میں حکومت کی زیادہ سے زیادہ سے مدد کریں۔

نئی دہلی ۱۴ جنوری: صوبہ دلی کے پنج ہزار پٹھانوں نے آج سے ہڑتال کر دی ہے۔ کانپور کی ہے پٹھانوں نے ایک جلسہ میں ہزاروں دلیاس کی ہے۔ کہ حکومت نے جو رعایات دیئے کا وعدہ کیا ہے اور ہزاروں دلیاس کی ہے۔